رسالہ

موسوم بہ

سچائی کا اظہار

جس میں عبداللہ آتھم صاحب رئیس امرتسر مسیحی کا بشرط مغلوبیت اسلام لانے
کا اقرار نامہ ہے اور اُنپر بعض فاضل اور مستند علماء عرب اور شام کی
اس عاجز کی نسبت

تصدیق ہے

مطبع ضیاء الاسلام قادیان باہتمام حاجی حکیم فضل دین صاحب
طبع ہوا

باردوم ۱۲؍جون ۱۹۰۳ء تعداد چارسو

قیمت ۶ پائی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

پادری صاحبوں کو جو شیخ بٹالوی محمد حسین صاحب کے اشاعۃ السنّہ سے مذہبی امور میں ایک نمایاں مدد پہنچی اُس کا ذِکر

امریکن مشن پریس لدھیانہ میں ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک ایم ڈی میڈیکل مشنری امرتسر کی طرف سے ایک اشتہار اِس عاجز کے مقابل پر ۱۲ مئی ۱۸۹۳ء کو چھپا ہے جس میں شیخ محمد حسین المعروف مولوی ساکن بٹالہ کا ایک پیرایہ میں شکریہ بیان کیا گیا ہے اور درحقیقت عیسائیوں کیلئے مقام شکر تھا۔ کیونکہ ڈاکٹر صاحب اس عاجز کے مقابلہ پر اسلام اور عیسائی مذہب کی تنقید اور تحقیق اور حق و باطل کے پرکھنے کیلئے مباحثہ منظور تو کر بیٹھے مگر پیچھے سے غور کرنے کے بعد ڈاکٹر صاحب پر کچھ خوفناک سی حالت طاری ہو گئی۔ سچ ہے کہ انسان کو خدا بنانے کے وقت عند المقابلہ بدن کانپ جاتا ہے۔ خدا خُدا ہے اور انسان انسان۔ چہ نسبت خاک را با قادر پاک۔ غرض جب یہ دھڑکا حضرات پادری صاحبوں کو دامنگیر ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ اسلام کی صراط مستقیم کے مقابل پر عیسائی منصوبہ کی ساری قلعی کُھل جائے تو یہ کوشش کی جائے کہ یہ بحث کسی طرح ملتوی رہے تو اچھا ہے اور یہ پیالہ کسی طرح ٹل جائے تو بہتر ہو۔ اس غم و ہم کے وقت میں شیخ جی سے ان کو خوب مدد ملی۔ غالباً گمان گذرتا ہے کہ خود شیخ صاحب امداد کی غرض سے پوشیدہ طور پر حضرات پادری صاحبوں کی خدمت میں گئے ہوں گے کیونکہ جو ڈاکٹر صاحب نے مجھ کو خط لکھا ہے اور اشاعۃ السنۃ کے بعض مضامین درج فرمائے ہیں وہ عبارت شیخ جی کی عبارت سے بہت ہی مشابہ ہے۔ اگر شیخ جی کو قسم دے کر پوچھا جائے تو غالباً انکار بھی نہیں کرینگے! اور پھر جب وہ ضمیمہ نور افشاں جو ۱۲ مئی ۱۸۹۳ء میں چھپا ہے اور اسوقت ہمارے ہاتھ میں ہے اسکو غور سے

دیکھتے ہیں تو وہ بھی گواہی دے رہا ہے۔ چنانچہ اسکی عبارت یہ ہے۔ آپ (اے باشندگان جنڈیالہ) ایک ایسے بزرگ کو (یعنی اِس عاجز کو) بحث کیلئے پیش کرتے ہو جنکو اوّلاً ایک محمدی شخص بھی تصوّر کرنا مشکل ہے۔ آپ کن خیالوں میں مبتلا ہورہے ہیں۔ کیا آپنے وہ فتویٰ جو کہ علماء اسلام پنجاب وہندوستان نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے حق میں شائع کئے ہیں نہیں دیکھے۔ وہ فتاویٰ مذکورہ میں یوں لکھتے ہیں۔ جو کچھ ہم نے سوال سائل کے جواب میں کہا اور قادیانی کے حق میں فتویٰ دیا ہے وہ صحیح ہے کتاب و سُنّت و اقوال علماء اُمّت اسکی صحت پر شاہد ہیں۔ سب مسلمانوں کو چاہیئے کہ ایسے دجّال کذّاب سے احتراز اختیار کریں اور اس سے وہ دینی معاملات نہ کریں جو کہ اہلِ اسلام میں باہم ہونے چاہئیں نہ اس کی صحبت اختیار کریں اور نہ اسکو ابتداً اسلام کریں اور نہ اسکو دعوت مسنون میں بلاویں اور نہ اسکی دعوت قبول کریں اور نہ اسکے پیچھے اقتدا کریں اور نہ اُسکی نماز جنازہ پڑھیں یہ دین کے چور ہیں بیماری بڑھاتے ہیں۔ دجّال۔ کذّاب۔ ملعون۔ ملحد۔ دائرہ اسلام سے خارج کافر بلکہ اکفر پلید۔ کچہری ابلیس کا گمراہ کیا ہوا اور اوروں کا گمراہ کرنیوالا۔ سُنّت وجماعت سے خارج بڑا بھاری دجّال بلکہ عم دجّال۔ اور دین کے ذریعہ سے دُنیا کمانیوالا۔ اگر مفصّل دیکھنا ہو تو کتاب اشاعۃ السنہ النبویہ مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب سے منگواکر دیکھ سکتے ہیں قیمت ۸؎ ہے لاہور سے مل سکتی ہے۔ آپ عجب غفلت میں پڑے ہیں کہ ابتک اس کتاب کو نہیں دیکھا۔ آفرین آپ پر اور جنڈیالہ کے اہلِ اِسلام کی ہمّت پر جسکا جنازہ بھی جائز نہیں اُسی کو آپنے پیشوا مقرر کیا۔ واہ صاحب واہ آپ کی یہ خوش فہمی۔

اب غور سے دیکھنا چاہیئے کہ پادری صاحب نے میاں بٹالوی اور انکی اشاعت سنتہ سے کیا کچھ فائدہ اُٹھایا ہے! اور ہمارے حضرات مکفرین نے کیا کچھ مخالفوں کو موقعہ دیدیا۔ مگر یہ مقام خوشی کا ہے کہ اِس پُرفتنہ خط کو دیکھکر جو اشاعۃ السنتہ کے حوالہ سے لکھا گیا تھا جنڈیالہ کے قوی الایمان لوگوں نے ایک ذرہ جُنبش نہیں کھائی اور میاں محمد بخش نے جنڈیالہ سے نہایت دندان شکن جواب حضرات پادری صاحبوں کو دیا اور لکھا کہ کوئی مذہب اختلاف سے خالی نہیں۔

اور عیسائی بھی اس سے باہر نہیں۔ اور ہم ایسے مولویوں کو خود مفسد سمجھتے ہیں جو ایک مسلمان مؤیّد اسلام کو کافر ٹھہراتے ہیں۔

اِطّلاع عام

شیخ بٹالوی صاحب اشاعۃ السنّۃ نے دو مرتبہ یہ پختہ عہد کیا تھا کہ میں اس خط کا جواب جو عربی تفسیر اور قصیدہ بالمقابل کے بارہ میں اس طرف سے بطور اتمام حُجّت کے لکھا گیا تھا فلاں فلاں تاریخ کو ضرور بھیجدونگا تخالف نہیں ہوگا۔ اب ان دونوں تاریخوں پر سولہ دن گذر گئے۔ اور خدا جانے ابھی کس قدر گذرتے جائیں گے۔ شیخ صاحب کا بار بار وعدہ کرنا اور پھر توڑنا صاف دلالت کر رہا ہو کہ وُہ اب کسی مصیبت میں مُبتلا ہو رہے ہیں۔ اور تین روز کا ذکر ہے کہ ایک مجمل پیغام مجھ کو امرتسر سے پہنچا کہ بعض مولوی صاحب کہتے ہیں کہ اس مباحثہ میں اگر مسیح کی وفات حیات کے بارہ میں بحث ہوتی تو ہم اسوقت ضرور ڈاکٹر کلارک صاحب کے ساتھ شامل ہو جاتے۔ لہذا عام طور پر شیخ جی اور انکے دوسرے رفیقوں کو اطلاع دیجاتی ہے بلکہ قسم دیجاتی ہے کہ یہ بخار بھی نکال لو۔ حیات و وفات مسیح کے بارے میں ڈاکٹر کلارک صاحب کے ساتھ ضرور بحث ہوگی بیشک اس کی مدد کرو۔ واعلموا انّ اللّٰہ یُخزی الکاذبین واٰخر دعوانا ان الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین۔

ڈاکٹر مارٹن کلارک صاحب کے ایک وہم کا ازالہ

ڈاکٹر صاحب نے اپنے اشتہار ۱۲ ارمئی ۱۸۹۳ء میں جو بطور ضمیمہ نور افشاں لدہانہ کے شائع ہُوا ہے۔ شیخ بٹالوی صاحب کی کتاب اشاعۃ السنّۃ سے یہ دھوکا کھایا ہے یا لوگوں کو دھوکا دینا چاہا ہے کہ گویا مستند علماء اسلام کے اس عاجز کو کافر قرار دیتے ہیں اس لئے عام و خاص کی اطّلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ تمام مستند علماء اسلام جنکو خدا تعالیٰ نے علم و عمل بخشا ہے اور نور فراست ایمانیہ عطا کیا ہے وُہ میرے ساتھ ہیں اور اسوقت چالیس کے قریب ہیں اور فریق ثانی کے ساتھ اکثر ایسے لوگ ہیں جو صرف نام کے مولوی اور علمی اور عملی کمالات سے تہیدست ہیں۔ اگر اس عاجز

کا یہ بیان ڈاکٹر صاحب کی نظر میں محمول بر مبالغہ نہ ہو تو ڈاکٹر صاحب کسی ایسے جلسہ مباحثہ میں جو علماء مخالفین اور اِس عاجز کے گروہ کے فاضل علماء میں واقع ہو خود شامل ہو کر دیکھ لیں بلکہ عنقریب ایک ایسا جلسہ مباحثہ ۱۵ جون ۱۸۹۳ء تک ہونیوالا ہے جس میں فریق مخالف مولوی غلام دستگیر اور اُنکے ہم مشرب تمام علماء لاہور کے ہونگے اور اس طرف سے کوئی ایک یا دو فاضل مقابلہ کے لئے تجویز کئے جائیں گے۔ پھر پادری صاحب بچشم خود دیکھ سکتے ہیں کہ علماء ربّانی اور مستند فاضل کس طرف ہیں اور نام کے مولوی اور ژولیدہ زبان کس طرف۔ نقل مشہور ہے شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔ ایک دشمن بخیل کی قلم سے جو نکلے وہ یکطرفہ بیان عقلمند کی نظر میں ہرگز وقعت اور عزت نہیں رکھتا بلکہ ہر یک حقیقت عند الامتحان کھلتی ہے۔

ماسوا اس کے ڈاکٹر صاحب یہ بھی جانتے ہیں کہ اسلام کے مستند علماء کا تخت گاہ حرمین شریفین ہے زادہما اللہ مجداً و شرفاً و برکتاً اور اسلام میں یہی بلاد عرب خاص کر کے مکّہ و مدینہ دین کا گھر سمجھے جاتے ہیں سو ان متبرک مقامات کے جگر گوشہ اور فاضل مستند بھی اِس عاجز کے ساتھ شامل ہوتے جاتے ہیں۔ چنانچہ بطور نمونہ تین بزرگوں کی تحریرات ذیل میں لکھتا ہوں۔

(ایک فاضل عرب کی اس عاجز کی کتاب آئینہ کمالات اسلام اور تبلیغ کے اعلیٰ درجہ کی بلاغت پر گواہی جو ایک بلدہ عظیمہ میں تعلیم علوم ادب وغیرہ کے مدرس ہیں)

اخی مکرم مولوی حافظ محمد یعقوب صاحب سلمہ۔ دیرہ دون سے لکھتے ہیں کہ مَیں ایمان لاتا ہوں اِس بات پر کہ آپ امام زمانہ ہیں۔ مؤید من اللہ ہیں علماء کو اللہ تعالیٰ نے ضرور آپکا شکار بنایا ہے یا غلام آپکا مخالف کبھی کامیاب نہ ہوگا مجھے اللہ تعالیٰ آپکے خادموں میں زندہ رکھے اور اسی میں مارے۔ اے خدا تُو ایسا ہی کر۔ ایک عرب عالم اِس وقت میرے پاس بیٹھے ہیں۔ شامی ہیں۔ سیّد ہیں۔ بڑے ادیب ہیں۔ ہزاروں اشعار عرب عاربہ کے حفظ ہیں۔ ان سے آپ کے بارے میں گفتگو ہوئی وُہ عالم متبحر اور مَیں عامی محض مگر توفّی کے معنے میں کچھ بن نہ پڑا۔ آپ کی عبارت آئینہ کمالات اسلام جو عربی ہے ان کو دکھائی گئی۔ کہا واللہ ایسی عبارت

عرب نہیں لکھ سکتا ہندوستانی کو تو کیا طاقت ہے۔ قصیدہ نعتیہ دکھایا۔ پڑھ کر رو دیا۔ اور کہا۔ خدا کی قسم میں نے اِس زمانہ کے عربوں کے اشعار کو کبھی پسند نہیں کیا اور ہندیوں کا تو کیا ذکر ہے مگر ان اشعار کو حفظ کرونگا۔ اور کہا واللہ جو شخص اِس سے بہتر عبارت کا دعویٰ کرے چاہے عرب ہی کیوں نہ ہو۔ وُہ ملعون مسیلمہ کذاب ہے۔ تم کلامہ میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ کلام ربانی اور تائید سبحانی کا اعجاز ہے آدمی کا کام نہیں۔ مَیں نے حضرت کو اپنی جان اور اپنی اہل اور اولاد میں مالک کر دیا۔

محبّت نامہ فاضل عربی اِس عاجز کی طرف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یا من انشد نسیم الاشتیاق عن وسیم وصفه واستنشق عباهر الازاهر من شمیم عطره وعبیر عرفه احیط حضرتك العالیه باسرار الاسرار واعیذ سعادتك السامیة من نوائب الاقدار لازالت سفن نجاتك تجری فی بحار العلوم والویة سیادتك معقودة لحل اشکالات المنطوق والمفهوم ولا برحت الجباه لعلو حضرتك ساجدة والافواه بالثناء علی محاسن ذاتك شاهدة لا احصی ثنائی علیك ولا دعائی وشوقی الیك السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته تحیة عن ودٍّ اکید وقلب لم یکدرہ تنکید امّا بعد فان راقم الاحرف قد هبت به نسیم الآمال وزعزعته لواعج الانتقال حتی قذفته سهام الاقدار فی بلدة هذه الدیار فجمعته طرق الاتفاق بتقدیر الملك الخلاق بالاخ الرفیق والمولی الشفیق الحافظ المولوی محمد یعقوب وقاه اللہ من ورطات العیوب وهدات الذنوب فی بلدة دهرہ دون لازال رحبها بالمواهب الالهیة مشحون فاخذنا نجتنی ثمار الاخبار وندیر اقداح التذکار عمّا مضی وتقدم من الازمان والآثار حتی افضی بنا الحدیث الی هذا الزمان فذکرت حضرتکم العلیة فسئلته عن بیانها بوجه التفصیل والایضاح فاخبرنی بالجناب ومناقبه بما کان اهلا له حتی

ثنی عنان فکری و استمال عطف خاطری الیٰ مشاہدۃ الذات لما سمعت من بدیع الصفات اذ الکلام صفۃ لقائلہ ولا یخفی ما فی المشاہدۃ من عمیم الفائدہ ولذلک طلبہا الکلیم علیہ السلام ولم یمنعنی من تلک الامشقۃ الطریق وتوقد الرمضاء و اصفرار الید وخرق الجیب وعدم الراحلۃ (شعر) ولو انی اطیر لطرت شوقا۔ الیک ولم اکن عن ذاک ناحی + ولکن اجنحی قصت وصیرت۔ وکیف یطیر مقصوص الجناح + وعلیٰ کل حال فان عدم ذلک بالاقدام فممکن ان یکون بالاقلام لاسیما وقد قیل القلم احد اللسانین والمراسلۃ نصف المواصلہ ولکن لیس الخبر کالعیان اذ ھو عین الیقین الا انا اذ افقدنا الماء صرنا الیٰ بدیلہ۔ والسلام

فاضل عربی کے محبت نامہ کا جواب اس عاجز کی طرف سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

السّلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہٗ۔ اما بعد فاعلم یا محبی ومخلصی قد وصلنی کتابکم العزیز واذا فتحتہ ونظرت الیہ وقرأتہ وفہمت ما فیہ فاذا ھو من حب حفي وتقي وفہیم وذکي ناقد بصیر ذی رأی صائب وعقل عزیز الیٰ فقیر۔ عُرضۃ تکفیرٍ مہجور صغیرٍ وکبیرٍ۔ فحمدتُ اللّٰہ علی انہ وھب لي مثلك محبًا مسلیًا من العرب العرباء وبشرنی بنسیم محبۃ تلک الشرفاء وکنت قد نمقت کتابًا لارسلہ الیٰ دیار العرب والشام لعلی اُنضر من تلک الکرام فوجدت مکتوبک فی اسعد الایام وحسبتہ باکورۃ جنی العرب وتفاألت بہ لاصلاح الشرق والغرب وتاقت نفسی ان اوطنی[1] اللّٰہ ثراک لافوز بمراک۔ یا اخی ان علماء ھذہ الدیار قد اکفرونی

[1] اوطئنی۔ شمس

وكذبونى ورمونى بالبهتانات وتمائلوا عليّ باللعن والطعن والهذيانات۔ فبَرِئتُ من تلك العلماء وعلمهم۔ ولحقت بمن يشك فى سلمهم وانى ارىٰ خواطرهم تشابه خواطر اليهود فى ظن السوء والتجاسر امام الرب المعبود۔ اصروا على الكفارى وجاهدوا الاضرارى۔ وكفروا امؤمنا موحدا فى التحرير والتقرير۔ وما ندموا على بادرة التكفير وظنّوا ان الوقت ليس وقت ظهور مجدد يجدّد الدين۔ ويرجم الشياطين۔ اما رؤا ان الغاسق قد وقب ومهجة الخير قد انتقب والعدو صال على حصن الاسلام ونقب۔ واخذ الظلام موضع النور وعقب۔ وظهر قوم على الارض يعبد الصّليب ويتخذ الهًا العبد الضعيف الغريب۔ و يضل البعيد والقريب ما فى يديهم الا المكر والزور۔ او المال الموفور۔ فتهوى اليهم العمى والعُور۔ وَدخل فى شركهم الزمر والجمهور۔ وعسىٰ ان يدرك هٰذ العطب اكثر المسلمين۔ ويفنون من ايدي المغتالين۔ فنظر الله الى الامة المرحومة ووجدهم المستضعفين۔ فارسل عبدًا من عباده ليجدّد الدّين ويقيم البراهين۔ يا اخى ان هذه الايام ليل دامس۔ وطريق طامس۔ فرئ الله تعالىٰ مفاسد هذا الزّمان وتطائر فتن الدوران۔ وظلام الكفر والطغيان وقيام الخلق على شفا[1] النيران۔ فاعطى بفضله مصباحًا يومنهم العثار وينير السّنن والاٰثار وانى قصّصت عليكم بعض هذه الاٰرام لتدركم رقة على غربة الاسلام۔ فانى اراك فتى صالحًا ومن المخلصين المحبّين وقد اسرتنى بكلمات محبتك وسلّيت باقوال مودتك غريبًا مهجور القوم و مورد الطعن واللوم فجزاك الله ورحمك وهو ارحم الراحمين۔ آمين

الراقم العبد الضعيف مهجور القوم **غلام احمدؐ** عفى عنه

[1] شفا۔ شمس

ایک عالم عرب مکّی کا خط

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمدُ للہ ربّ العٰلمین والصّلوٰۃ والسلام علیٰ اشرف الخلق اجمعین۔ الی حضرۃ الجناب المحترم المکرم العزیز الاکرم مولانا ومرشدنا وھادینا ومسیح زماننا غلام احمد حفظہ اللہ تعالیٰ آمین ثم آمین یاربّ العٰلمین۔ اما بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ قد وصلنا کتابکم العزیز قرئنا وفھمنا ما فیہ وحمدنا اللہ الذی انتم بخیر وعافیۃ ویا سیّدی اطلب من اللہ ثم من جنابکم العفو والسماح فیما قد اخطئت ویا سیّدی انا ولدک وخادمک ومحسوب علی اللہ ثم الیٰ جنابکم وان شاء اللہ تعالیٰ انا تیت وعزمت علیٰ ان لا اعود ابدًا ولا اتکلم بمثل الکلام الذی ذکر قط جمل اللہ حالکم وشکر اللہ فضلکم۔ والسّلام الراقم احقر العباد محمّد ابن احمدؐ مکّی

قد عجبنی الکلام الذی ذکرتم فی الکتاب الحمدُ للہ الذی وعدنی بملاقات جنابکم لا شک ولا ریب انک انت من عند اللہ اٰمنا وصدقنا واٰخر دعونا ان الحمد للہ ربّ العٰلمین۔ راقم محمّد ابن احمّد مکّیؐ۔

خلاصہ خط ایک عالم عربی سیّد علی ولد شریف مصطفٰے عرب

سید صاحب عرب نے اپنے ایک لمبے خط میں بہت سے اشعار قصیدہ نعتیہ کے طور پر اور ایک لمبی عبارت نثر میں بطور مدح وثنا لکھی ہے چنانچہ اسکی طولانی عبارتوں میں سے یہ عبارت بھی ہے :-

الیٰ جناب الاجل النافد البصیر طود العقل الغزیر وکوکب الشرق المنیر ذی الحزم والھام اللہ الکبیر صاحب الالھام رکن الدولۃ الابدیۃ سلطان الرعیۃ

الاسلامية ميرزا غلام احمد۔ فضائلہ تلوح کالکوکب فی الافق للجاھل والعاقل بحر الندی الذی لا یرٰی لہ الساحل ومنبع العلوم والعطایا التی ھی صافیۃ المناھل۔

اُمید کہ کسی دُوسرے موقعہ پر اس فاضل عرب کا قصیدہ اور مفصل خط بھی چھاپ دیا جائیگا۔ بالفعل بطور شہادت اسی قدر کافی ہے۔

مسٹر عبداللہ آتھم صاحب وکیل ڈاکٹر مارٹن کلارک صاحب و دیگر عیسائیان کا بصورت مغلوب ہو جانے کے مسلمان ہو جانے کا وعدہ

ہم اس وقت مسٹر عبداللہ آتھم صاحب سابق اکسٹرا اسسٹنٹ حال پنشنر رئیس امرتسر کا وُہ وعدہ ذیل میں لکھتے ہیں جو اُنہوں نے بحیثیت وکالت ڈاکٹر مارٹن کلارک صاحب عیسائیان جنڈیالہ مسلمان ہونے کے لئے بحالت مغلوبیت کیا ہے۔ صاحب موصوف نے اپنے اقرار نامہ میں صاف صاف اقرار فرما دیا ہے کہ اگر وہ معقولی بحث کی رُو سے یا کسی نشان کے دیکھنے سے مغلوب رہجائیں تو دین اسلام اختیار کرلیں اور وُہ یہ ہے :-

نقل خط مسٹر عبداللہ آتھم صاحب ۹ مئی ۱۸۹۳ء منمقام امرتسر

جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان۔ بجواب جناب کے حجۃ الاسلام متعلق بندہ کے

عرض ہے کہ اگر جناب یا اور کوئی صاحب کسی صورت سے بھی یعنی بہ تحدی معجزہ یا دلیل قاطع عقلی تعلیمات قرآنی کو ممکن اور موافق صفات اقدس ربانی کے ثابت کرسکیں تو مَیں اقرار کرتا ہوں۔ کہ مسلمان ہو جاؤں گا۔ جناب یہ سند میری اپنے ہاتھ میں رکھیں باقی منظوری سے مجھے معاف رکھیئے کہ اخباروں میں اشتہار دوں۔

دستخط۔ مسٹر عبداللہ آتھم صاحب

اعلان مباہلہ بجواب اشتہار عبد الحق غزنوی

مورخہ ۲۶ر شوال ۱۳۱۰ھ

ایک اشتہار مباہلہ مورخہ ۲۶ شوال ۱۳۱۰ھ ہجری شائع کردہ عبد الحق غزنوی میری نظر سے گذرا۔ سو اسلئے یہ اشتہار شائع کیا جاتا ہے کہ مجھ کو اس شخص اور ایسا ہی ہر ایک مکفر سے جو عالم یا مولوی کہلاتا ہے مباہلہ منظور ہے اور مَیں اُمّید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ القدیر مَیں تیسری یا چوتھی ذی قعدہ ۱۳۱۰ھ تک امرتسر میں پہنچ جاؤنگا اور تاریخ مباہلہ دہم ذیقعدہ اور یا بصورت بارش وغیرہ کسی ضروری وجہ سے گیارہویں ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ قرار پائی ہے جس سے کسی صورت میں تخلّف لازم نہیں ہوگا۔ اور مقام مباہلہ عیدگاہ جو قریب مسجد خان بہادر محمد شاہ مرحوم ہے قرار پایا ہے اور چونکہ دن کے پہلے حصّہ میں قریباً بارہ بجے تک عیسائیوں سے دربارہ حقیقتِ اسلام اس عاجز کا مباحثہ ہوگا اور یہ مباحثہ برابر بارہ دن تک ہوتا رہیگا۔ اس لئے مکفّرین جو مجھ کو کافر ٹھہرا کر مجھ سے مباہلہ کرنا چاہتے ہیں دو بجے سے شام تک مجھ کو فرصت ہوگی۔ اسوقت میں بتاریخ دہم ذیقعدہ یا بصورت کسی عذر کے گیاراں ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ کو مجھ سے مباہلہ کرلیں اور دہم ذیقعدہ اس مصلحت سے تاریخ قرار پائی ہے کہ تا دُوسرے علماء بھی جو اس عاجز کلمہ گو اہل قبلہ کو کافر ٹھہرانتے ہیں شریک مباہلہ ہوسکیں جن سے محی الدین لکھو والے اور مولوی عبد الجبار صاحب اور شیخ محمد حسین بٹالوی اور منشی سعد اللہ مدرس ہائی سکول لدہانہ اور عبد العزیز واعظ لدہانہ اور منشی محمد عمر سابق ملازم لدہانہ اور مولوی محمد حسن صاحب رئیس لدہانہ اور میاں نذیر حسین صاحب دہلوی اور پیر حیدر شاہ صاحب اور حافظ عبد المنان وزیرآبادی اور میاں عبد اللہ ٹونکی اور مولوی غلام دستگیر قصوری اور مولوی شاہدین صاحب اور مولوی مشتاق احمد صاحب مدرس ہائی سکول لدہانوی اور مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی محمد علی واعظ ساکن بوپڑاں ضلع گوجرانوالہ اور مولوی محمد اسحٰق اور سلیمان ساکنان ریاست پٹیالہ اور ظہور الحسن سجادہ نشین بٹالہ اور مولوی محمد ملازم مطبع کریم بخش لاہور وغیرہ اور اگر یہ لوگ باوجود

پہنچنے ہمارے رجسٹری شدہ اشتہارات کے حاضر میدان مباہلہ نہ ہُوئے تو یہی ایک پختہ دلیل اِس بات پر ہوگی کہ وُہ درحقیقت اپنے عقیدہ تکفیر میں اپنے تئیں کاذب اور ظالم اور ناحق پر سمجھتے ہیں بالخصوص سب سے پہلے شیخ محمد حسین بٹالوی صاحب اشاعۃ السنۃ کا فرض ہے کہ میدان میں مباہلہ کیلئے تاریخ مقررہ پر امرتسر میں آجاوے کیونکہ اُس نے مباہلہ کیلئے خود درخواست بھی کردی ہے اور یاد رہے کہ ہم بار بار مباہلہ کرنا نہیں چاہتے کہ مباہلہ کوئی ہنسی کھیل نہیں ابھی تمام مکفّرین کا فیصلہ ہوجانا چاہیئے۔ پس جو شخص اب ہمارے اشتہار کے شایع ہونیکے بعد گریز کریگا اور تاریخ مقررہ پر حاضر نہیں ہوگا آئندہ اسکا کوئی حق نہیں رہیگا کہ پھر کبھی مباہلہ کی درخواست کرے اور پھر ترک حیا میں داخل ہوگا کہ غائبانہ کافر کہتا رہے۔ اتمام حجت کیلئے رجسٹری کراکر یہ اشتہار بھیجے جاتے ہیں تا اسکے بعد مکفّرین کو کوئی عذر باقی نہ رہے۔ اگر بعد اسکے مکفّرین نے مباہلہ نہ کیا اور نہ تکفیر سے باز آئے تو ہماری طرف سے اُنپر حجّت پُوری ہوگئی۔ بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ مباہلہ سے پہلے ہمارا حق ہوگا کہ ہم مکفّرین کے سامنے جلسہ عام میں اپنے اسلام کے وجوہات پیش کریں۔ والسّلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

المشتہر خاکسار میرزا غلام احمدؐ ۲۰ شوال ۱۳۱۰ھ

اتمام حجّت } اگر شیخ محمد حسین بٹالوی دہم ذیقعد ۱۳۱۰ھ کو مباہلہ کیلئے حاضر نہ ہُوا تو اسی روز سے سمجھا جائیگا کہ وُہ پیشگوئی جو اُسکے حق میں چھپوائی گئی تھی کہ وُہ کافر کہنے سے توبہ کریگا پُوری ہوگئی۔ بالآخر مَیں دُعا کرتا ہوں کہ اے خداوند قدیر اِس ظالم اور سرکش اور فتّان پر لعنت کر اور ذلّت کی مار اُسپر ڈال جو اب اِس دعوت مباہلہ اور تقرّری شہر اور مقام اور وقت کے بعد مباہلہ کیلئے میرے مقابل پر میدان میں نہ آوے اور نہ کافر کہنے اور سبّ اور شتم سے باز آوے۔ آمین ثم آمین۔ ۴۴۴

یا ایہا المکفرون تعالوا الیٰ امر هو سنة الله ونبيه لافحام المكفرين المكذبين۔ فان توليتم فاعلموا ان لعنت الله على المكفّرين الذين استبان تخلفهم وشهد تخوفهم انهم كانوا كاذبين۔ **المشتہر** میرزا غلام احمدؐ قادیانی۔

۴۴۴ اِس میں تمام علماء مکفّرین کو بہ تقرّری تاریخ دہم ذیقعد ۱۳۱۰ھ بمقام امرتسر مباہلہ کیلئے بلایا گیا ہے۔